خطبہ جمعہ سلسلہ نمبر: 24

برائے 19/اکتوبر 2018

اپنی اولاد کو ارتداد سے بچاؤ

نحمده ونصلی علٰی رسولہ الکریم۔ اما بعد۔ قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

وَلاَ تَنكِحُواْ الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ وَلأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ وَلاَ تُنكِحُواْ الْمُشِرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُواْ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ أُوْلَئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ وَاللّهُ يَدْعُوَ إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ۔ صدق اللہ العظیم۔

برادران اسلام! آج کے جمعہ کے خطبہ میں ایک انتہائی اہم اور حساس مسئلہ پر آپ حضرات کی توجہ مبذول کروانا چاہوں گا۔ میں اگر آپ سے یہ سوال کروں کہ آپ کے پاس اپنی سب سے قیمتی چیز کیا ہے؟ تو مجھے یقین ہے کہ آپ میں سے ہر شخص کا جواب یہی ہوگا کہ ایمان۔ لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ آج ہمارا ایمان یعنی ہماری سب سے قیمتی چیز خطرہ میں ہے۔ ملک کے مختلف علاقوں سے یہ تکلیف دہ خبریں مسلسل آرہی ہیں کہ مسلمان لڑکیاں غیر مسلم لڑکوں سے شادی کررہی ہیں اور اپنا ایمان، اپنا دین، اپنی عزت وآبرو غرض سب کچھ بیچ رہی ہیں۔

اس طرح کے واقعات پہلے کبھی اکاّدکاّ ہی سننے میں آتے تھے لیکن گزشتہ چند برسوں سے بہ کثرت سننے میں آرہے ہیں۔ اب یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں رہی کہ وطن عزیز ہندوستان میں ایک مخصوص نظریہ کے لوگ باضابطہ منصوبہ بندی کے ساتھ مسلم لڑکیوں کو اپنے جال میں پھنسا رہے ہیں۔ ان کے اس منصوبہ کے دو جزو ہیں۔ پہلا اسلام کے تعلق سے خوف و نفرت پھیلانا۔ دوسرا، مسلمانوں میں ارتداد کو ہوا دینا۔ پہلے مقصد کے لئے انہوں نے اسلام کی مقدس اصطلاح جہاد کا استعمال کیا اور اسے 'لو' سے جوڑ کر 'لو جہاد' کی شرانگیز اصطلاح وضع کی جبکہ زمین پر اس کا عملاً کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ وہ پروپگنڈہ کررہے ہیں کہ مسلم نوجوان محبت کے بہانے سے ہندو لڑکیوں کو اپنا شکار بنارہے ہیں جس سے ہندو مذہب کو زبردست خطرہ لاحق ہوگیا ہے۔ اس پروپگنڈہ کے ذریعہ وہ ہندوؤں بالخصوص ہندو نوجوانوں کے جذبات کو بھڑکا کر انہیں مسلم لڑکیوں کو اپنے دام میں پھانسنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ چنانچہ جس کثرت کے ساتھ واقعات سامنے آرہے ہیں اس سے واضح ہوجاتا ہے کہ ان کے منصوبہ کے نتائج اور اثرات سامنے آنے لگے ہیں۔

ایک حالیہ اخباری رپورٹ کے مطابق صرف ایک مہینہ میں ایک ریاست سے 75 مسلم لڑکیاں غیر مسلم لڑکوں کے ساتھ شادی کر چکی ہیں۔ اب آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ صرف ایک ریاست میں اس قدر واقعات ہوئے ہیں تو پورے ملک کا کیا حال ہو گا۔ دوسرا مقصد جو اس منصوبہ کے تحت مخالفین اسلام حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ ارتداد کے ذریعہ مسلمانوں کی قوت کو کمزور کرنا ہے۔ اس ہتھکنڈہ کے ذریعہ جہاں وہ اپنے ہم مذہب افراد کو اسلام کی کشش اور نظریاتی بالاتری کے اثر سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں وہیں مسلم معاشرے کو بدنامی سے داغدار کر کے مسلمانوں کو اضطراب و بے چینی کے ماحول میں دھکیلنا چاہتے ہیں تاکہ وہ دفاعی پوزیشن سے ابھرنے کی کبھی ہمت ہی نہ کریں۔

حاضرین کرام! اسلام اور اہل اسلام کے خلاف سازشیں ہر دور میں ہوتی رہی ہیں۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

اسی لئے آج ضرورت ہے کہ ہم اپنے دور کی سازشوں کو سمجھیں اور ایمانی حرارت و چوکسی کے ساتھ ان کا مقابلہ کریں۔ ذرا سوچئے کہ ہم یہ کیسے گوارا کیسے کر سکتے ہیں کہ ہماری سب سے قیمتی متاع ہم سے چھین لی جائے اور ہم خاموش رہیں؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہمارا دشمن ہمارے دین و ایمان اور عزت و آبرو پر ڈاکہ ڈالے اور ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں؟ یہ کیسے ممکن ہے کہ ہماری بیٹیاں اپنا ایمان اور آبرو بیچ کر غیر مسلموں کے بستروں کو گرم کریں، اور ہماری غیرتوں کو جوش نہ آئے؟۔

میرے عزیز اسلامی بھائیو! یہ ایک نہایت ہی سنگین مسئلہ ہے جو ہمارے ایمان سے جڑا ہوا ہے۔ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے پہلے اس کی جڑ تک پہنچنے اور پھر مناسب تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔

ہمارا پہلا مسئلہ یہ ہے کہ ایمان کی قدر و قیمت کا احساس ہم سے جاتا رہا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہم ایمان کے تقاضوں سے غافل ہو کر مومنانہ شعار اور داعیانہ کردار کھو بیٹھے۔ آج ہمیں دنیا کی حد تک اپنی اولاد کے روشن مستقبل کی فکر تو خوب ستاتی ہے لیکن اخروی کامیابی کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ عارضی زندگی کو بنانے اور سنوارنے کے لئے ہم سو جتن کرتے ہیں۔ اولاد کو اچھی تعلیم دلانے کے لئے سودی قرض بھی لینا پڑے تو لے لیتے ہیں لیکن ان کے ایمان کی حفاظت کے لئے اسلامی خطوط پر ان کی تعلیم و تربیت اور تلقین کا کوئی اہتمام نہیں کرتے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ ملت کی بیٹیوں کو مشرکوں سے بیاہی جانے میں کوئی عار محسوس نہیں ہو رہا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا واضح حکم ہے:

وَلاَ تَنكِحُواْ الْمُشْرِكَاتِ حَتَّى يُؤْمِنَّ وَلأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ وَلاَ تُنكِحُواْ الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُواْ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ أُوْلَئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ وَاللّهُ يَدْعُوَ إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ

"مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں، اور ایک مومنہ باندی مشرکہ (آزاد) عورت سے بدرجہا بہتر ہے اگرچہ وہ تم کو پسند خاطر ہو، اور مشرک مردوں سے نکاح نہ کرو جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں ، ایک غلام جو مسلم ہو مشرک سے کہیں زیادہ بہتر ہے اگرچہ وہ تم کو اچھا لگے، دراصل یہ لوگ تم کو دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ تم کو اپنے اذن سے جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اور اپنے احکام کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم نصیحت کو قبول کرو" (البقرۃ:۲۲۱)

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ مسلم مرد کے لئے جائز ہے کہ وہ مشرک عورت سے شادی کرے، نہ مسلم عورت کے لئے جائز ہے کہ وہ مشرک مرد سے شادی کرے۔ اس کے حرام اور ناجائز ہونے میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا، اس لئے کہ یہ ایک منصوص حکم ہے۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایمان کا نور سب سے بڑی دولت ہے۔ وہ تمام کمالات و خوبیاں جو دنیاوی نقطہ نظر سے انسان کی نگاہوں کو خیرہ کر سکتی ہیں وہ سب ایمان کے آگے ہیچ ہیں۔ نیز کفر و شرک ایسا بدترین عیب ہے جو سارے کمالات و خوبیوں کو بے وزن و بے قیمت کر دیتا ہے۔ والدین اور سرپرستوں سے میری گذارش ہے کہ وہ اپنی بیٹیوں کو جو شعور کی عمر کو پہنچ رہی ہیں سورہ بقرہ کی آیت 221 کا مطلب ضرور سمجھائیں، بہ تکرار سمجھائیں، ایک بار نہیں سو بار سمجھائیں اور بار بار انہیں ایمان کی قدر و قیمت کا احساس کرواتے رہیں یہاں تک کہ انہیں یہ شعور حاصل ہو جائے کہ ایمان جان سے بھی زیادہ قیمتی چیز ہے۔

حاضرین کرام! دور جاہلیت میں لوگ لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے لیکن جب اسلام آیا تو اس نے عورت کو اس درجہ عظمت عطا کی کہ اللہ کے رسولؐ نے لڑکیوں کی پرورش اور اچھی تعلیم و تربیت پر جنت کی بشارت دی ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے 3 لڑکیوں کی پرورش کی، ان کی اچھی تربیت کی، ان سے حسن سلوک کیا پھر ان کا نکاح کر دیا تو اس کے لئے جنت واجب ہو گئی" (ابوداؤد)

ایک اور حدیث میں جس کے راوی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص کے یہاں بچی پیدا ہوئی اور اس نے جاہلیت کے طریقے پر زندہ درگور نہیں کیا اور نہ اس کو حقیر و ذلیل سمجھا اور نہ لڑکوں کو اس کے مقابلے میں ترجیح دی تو اللہ تعالیٰ اسی شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ (ابوداؤد)

ام المومنین حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ " میرے پاس ایک عورت آئی۔ اس کے ساتھ دو بچیاں تھیں، وہ مجھ سے کچھ مانگنے کے لئے آئی تھی۔ اس وقت میرے پاس ایک کھجور کے علاوہ کچھ نہیں تھا وہی میں نے اس کو دے دیا۔ میں نے دیکھا کہ اس نے اس کھجور کو ان دونوں بچیوں میں تقسیم کر دیا اور خود کچھ نہیں کھایا۔ اس خاتون کے چلے جانے کے بعد کچھ دیر بعد رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عورت کا سارا حال سنایا کہ باوجود بھوکی رہنے کے اس نے بچیوں کو ترجیح دی" یہ سن کر محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص لڑکیوں کے بارے میں آزمایا جائے یعنی اس کے یہاں لڑکیاں پیدا ہوں اور پھر وہ ان سے اچھا سلوک کرے، انہیں بوجھ نہ سمجھے تو یہ لڑکیاں اس کے لئے دوزخ کی آگ سے ڈھال بن جائیں گی"(مشکوۃ شریف)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس کسی نے دو لڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں" انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"تو میں اور وہ اس طرح جنت میں داخل ہوں گے۔

ذرا غور کیجئے کہ یہ کتنی بڑی بشارت، کتنی بڑی سعادت اور کتنا بڑا انعام ہے کہ ایک لڑکی کی اچھی پرورش اور تعلیم و تربیت پر جنت میں اللہ کے رسولؐ کا ساتھ نصیب ہو گا۔ لیکن کیا بات ہے کہ مسلم امت پھر بھی اپنی بیٹیوں کی تعلیم و تربیت سے غافل ہے۔ کہیں خدانہ خواستہ ایسا تو نہیں کہ اللہ کے رسول کی بات پر ہمارا ایمان کمزور ہو گیا ہو۔ آج امت کے علما، دانشوروں، والدین، سرپرستوں اور نوجوانوں کو اپنا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ ایک انتہائی حساس مسئلہ کی یکسوئی کے لئے وہ کیا کر رہے ہیں۔ جاگ جایئے! اس سے پہلے کہ وہ وقت آئے جب اللہ رب العزت زندہ گاڑی گئی لڑکی سے پوچھے گا کہ وہ کس جرم میں قتل کی گئی:

بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَتْ۔ آپ سوچ رہے ہوں گے کہ لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے کی بات زمانہ جاہلیت کی ہے، یہاں کس سیاق میں آیت پڑھی گئی، تو میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ لڑکی کے پیدا ہوتے ہی زندہ درگور کر دینا بڑا جرم ہے، یا اسے پال پوس کر جہنم کا ایندھن بنانا بڑا جرم ہے۔

یاد رکھیئے لڑکی کی پیدائش پر دل چھوٹا کرنا، اسے حقیر و ذلیل سمجھ کر اس کی طرف توجہ نہ دینا اس کی پرورش اور تعلیم و تربیت سے غفلت برتنا اسے زندہ دفن کر دینے سے کم نہیں ہے۔ خدارا اپنی نسلوں کے دین و ایمان کو بچانے کی فکر کیجئے اور خاص طور پر لڑکیوں کو غلط راستے پر جانے سے روکیے۔ غیر مسلم مردوں کے ساتھ مسلمان لڑکیوں کی شادی صرف شادی نہیں بلکہ

ارتداد ہے اور اسلامی حکومت میں مرتد کی سزا قتل ہے۔ اس لئے اس مسئلہ کی سنگینی کو محسوس کرتے ہوئے احتیاطی تدابیر اختیار کیجئے۔

1۔ بچیوں کی اسلامی تعلیم وتربیت کا باقاعدہ اہتمام کریں۔ انہیں پردہ کا پابند بنائیں۔ ان کے اندر شرم وحیا، عصمت وعفت کی حفاظت کا جذبہ پیدا کریں۔

2۔ گھروں میں کم از کم آدھے گھنٹے کے لئے تعلیم و تلقین کی نشست کا اہتمام کریں جس میں قرآن کی چار، پانچ آیتیں معہ ترجمہ وتشریح۔ کوئی ایک حدیث اور اسلامی لٹریچر کوئی سبق آموز اقتباس پڑھ کر سنایا کریں۔

3۔ لڑکیوں کو حتی الامکان مخلوط تعلیمی نظام سے دور رکھیں اور ٹیوشن کے نام پر لڑکوں سے ملنے جلنے کا موقع نہ دیں۔ کسی تعلیمی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے کسی سے ملنا ضروری ہو تو سرپرست ساتھ رہے۔

4۔ انٹرنیٹ، اسمارٹ فونس، لڑکے لڑکیوں کو تیزی سے برائی کے راستے پر ڈالنے کا سبب بن رہے ہیں جن کا استعمال ترک کرنا بھی مشکل ہے، اس لئے اسلامی ذہن سازی اور نگرانی ضروری ہے۔

5۔ لڑکیوں کے عادات واطوار پر نظر رکھیں ان کے مسائل پر بروقت توجہ دیں۔ شادی کی عمر کو پہنچنے کے بعد نکاح میں تاخیر نہ کریں۔

6۔ لڑکیوں کو زیراکس، ری چارج ودیگر ضرورتوں کے لئے دوکانات پر تنہا جانے نہ دیں۔

7۔ لڑکیوں کو بائیک خرید کر نہ دیں بلکہ ان کے لئے ٹرانسپورٹ کا مناسب انتظام کریں۔

مسلمانوں کے درمیان جو دینی واسلامی جماعتیں وتنظیمیں کام کر رہی ہیں ان کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ بے دینی کو سیلاب کو روکنے میں موثر رول ادا کریں۔ مختلف دینی ورفاہی اداروں کو چاہیئے کہ وہ مسلم لڑکے اور لڑکیوں کے بروقت رشتے جوڑنے کا کوئی نظم بنائیں۔ لڑکوں کے والدین کو چاہیے کہ وہ رشتے کے انتخاب میں دین داری کو ترجیح دیں۔ لڑکی والوں کے لئے بوجھ ثابت ہونے والے مطالبات نہ کریں اور نکاح کو سادہ کم خرچ اور بابرکت بنائیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں دین وایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ نیز اپنی نسلوں کو صحیح ڈھنگ سے تعلیم و تربیت دینے اور انہیں بے دینی سے بچائے رکھنے میں مدد فرمائے۔ آمین وآخر الدعوان عن الحمدللہ رب العالمین